اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 856:

سجدے میں جانے کا سنت طریقہ

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

مرد کے لیے سجدے میں جانے کا طریقہ:

مرد کے لیے سجدے میں جانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور سجدے میں پہنچ کر تکبیر ختم کردے۔ سجدے میں جاتے ہوئے سینہ آگے کو جھکاتے ہوئے نہ جائے، اسی طرح گھٹنے رکھنے سے پہلے کمر اور سینے کو بھی نہ جھکائے۔ زمین پر پہلے اپنے گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی رکھے۔ چنانچہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم فرماتے ہیں کہ:

”سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں کہ:

1۔ سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انھیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

2۔ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔

آجکل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت عام ہوگئی ہے، اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں، لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر 1 اور نمبر 2 میں بیان کیا گیا، بغیر کس عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔

3۔ گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک پھر پیشانی۔“ (نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے)

وضاحت: سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ زمین پر رکھنا صحیح اور معتبر روایات سے ثابت ہے، جیسا کہ آگے احادیث ذکر ہوں گی ان شاء اللہ۔

سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم:

سجدے کے لیے جاتے وقت گھٹنوں (اور رانوں) پر ہاتھ رکھنے یا نہ رکھنے سے متعلق روایات اور فقہی عبارات میں کوئی صراحت نہیں ملتی، البتہ امت کا عمل اسی پر ہے کہ سجدے کے لیے جاتے ہوئے گھٹنوں (اور رانوں) پر ہاتھ رکھے جاتے ہیں، حتی کہ متعدد حضرات اکابر نے یہی طریقہ ذکر فرمایا ہے، اور یہی زیادہ بہتر معلوم

ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ بعض اہلِ علم کے نزدیک سجدے کے لیے جانے کا جو سنت طریقہ ہے اس پر بہتر انداز سے عمل اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب گھٹنوں (اور رانوں) پر ہاتھ رکھ کر سجدہ میں جایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(تفصیل دیکھیے: فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ دار العلوم زکریا)

عورت کے لیے سجدے میں جانے کا طریقہ:

عورت کے لیے سجدے میں جانے کا طریقہ یہ ہے کہ سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور سجدے میں پہنچ کر تکبیر ختم کرے۔ سجدے میں جاتے ہوئے سینہ آگے کو جھکاتے ہوئے جائے۔ زمین پر پہلے اپنے گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی رکھے۔

چنانچہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم فرماتے ہیں کہ:

"سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لیے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اُس وقت تک وہ سینہ نہ جھکائیں، لیکن عورتوں کے لیے یہ طریقہ نہیں ہے۔ وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جا سکتی ہیں۔" (نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے)

مسئلہ: آجکل خواتین میں سجدہ میں جانے کا یہ طریقہ رائج ہے کہ وہ سجدے میں جاتے ہوئے پہلے بیٹھ جاتی ہیں اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لیتی ہیں، پھر سجدے میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ زمین پر رکھتی ہیں، پھر ناک اور پھر پیشانی؛ سو یہ طریقہ درست ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، احسن الفتاویٰ)

مرد اور عورت کی نماز میں اُصولی فرق:

شریعت نے عورت اور مرد کے مابین نماز کے معاملے میں واضح فرق رکھا ہے، جس کی وجہ سے متعدد مقامات میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے، مرد اور عورت کی نماز میں ایک اہم اور اصولی فرق یہ ہے کہ عورت چوں کہ نام ہی حیا اور پردے کا ہے اس لیے عورت کے لیے نماز میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو اور یہی طریقہ اللہ تعالی کو پسند ہے اور بعض احادیث سے اس کا

ثبوت بھی ملتا ہے، جیسا کہ "الکامل لابن عدی" میں حدیث ہے کہ:

٣٩٩: عن مجاهد عن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا جلست المرأة في الصلاة وضعت فخذها على فخذها الأخرى، وإذا سجدت ألصقت بطنها في فخذها كأستر ما يكون لها؛ فان الله ينظر إليها ويقول: يا ملائكتي، أشهدكم أني قد غفرت لها».

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "جب عورت سجدہ کرے تو پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملالے جو اس کے لیے زیادہ ستر کا باعث ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر فرماتا ہے کہ اے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اس عورت کو بخش دیا ہے۔"

یہ حدیث بالکل ہی واضح ہے کہ ایک تو مرد اور عورت کے سجدے میں فرق ہے، اور دوم یہ کہ عورت کے لیے نماز میں وہی زیادہ پسندیدہ اور مناسب ہے جو اس کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو۔ یہ حدیث "سنن کبریٰ بیہقی" میں بھی ہے۔ واضح رہے کہ یہ حدیث بھی معتبر ہے خصوصًا جب اس کے متعدد شواہد بھی ہیں جن کی وجہ سے اس کو مزید تقویت مل جاتی ہے، اس لیے اس کے ضعیف ہونے کی کوئی وجہ نہیں، جہاں تک اس کے راوی ابو مطیع کا تعلق ہے تو وہ معتبر راوی ہے، دیکھیے اعلاء السنن۔

مرد اور عورت کی نماز میں مذکورہ فرق کے حوالے سے امام محدث بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَجماعُ مَا يُفَارِقُ الْمَرْأَةَ فِيهِ الرَّجُلُ مِنْ أَحْكَامِ الصَّلَاةِ رَاجِعٌ إِلَى السَّتْرِ، وَهُوَ أَنَّهَا مَأْمُورَةٌ بِكُلِّ مَا كَانَ أَسْتَرَ لَهَا.

(السنن الكبرى للبيهقي: باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)

ترجمہ: مرد اور عورت کی نماز میں باہمی فرق کے تمام تر مسائل کی بنیاد ستر اور پردہ ہے، چنانچہ عورت کو نماز میں اسی طریقے کا حکم دیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو۔

اس اصول سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عورت نماز میں سجدے کے لیے جاتے ہوئے جھکتے ہوئے جائے گی کیوں کہ یہی اس کے لیے زیادہ حیا اور ستر کا باعث ہے۔

احادیث اور فقہی عبارات

- صحيح البخاري:

٧٨٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ، سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ -قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَلَكَ الْحَمْدُ- ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ. (بَاب التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ)

- عمدة القاري شرح صحيح البخاري:

فيه إثبات التكبير في كل خفض ورفع إلا في رفعه من الركوع يقول: سمع الله لمن حمده. وفيه في قوله: «ثم يكبر حين يركع» إلى آخره دليل على مقارنة التكبير لهذه الحركات وبسطه عليها فيبدأ بالتكبير حين يسرع في الانتقال إلى الركوع ويمده حتى يصل إلى حد الراكعين، ثم يشرع في تسبيح الركوع، ويبدأ بالتكبير حين يشرع في الهوى إلى السجود ويمده حتى يضع جبهته على الأرض، ثم يشرع في تسبيح السجود. وفيه يبدأ في قوله: «سمع الله لمن حمده» حتى يشرع في الرفع من الركوع ويمده حتى ينتصب قائما .... وفيه أنه يشرع في التكبير للقيام من التشهد الأول ويمده حتى ينتصب قائما. (باب يهوي بالتكبير حين يسجد)

- صحيح مسلم:

٣٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِى سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فِى الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ

حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَثْنَى بَعْدَ الْجُلُوسِ. ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي لأَشْبَهُكُمْ صَلاَةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.
(باب وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ)

- صحيح ابن خزيمة:

١٧٢- بَابُ الْبَدْءِ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ عَلَى الأَرْضِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّي؛ إِذْ هَذَا الْفِعْلُ نَاسِخٌ لِمَا خَالَفَ هَذَا الْفِعْلَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَالأَمْرِ بِهِ.

٦٢٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَرَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ إِذَا سَجَدَ.

وَقَالَ أَحْمَدُ وَرَجَاءٌ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

١٧٣- بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَدْئِهِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ إِهْوَائِهِ إِلَى السُّجُودِ مَنْسُوخٌ، غَلِطَ فِي الاِحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ، فَرَأَى اسْتِعْمَالَ الْخَبَرِ وَالْبَدْءَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ.

٦٢٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَصْبُغُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

١٧٤- بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الأَمْرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ مَنْسُوخٌ، وَأَنَّ وَضْعَ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ نَاسِخٌ؛ إِذْ كَانَ الأَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ مُقَدَّمًا، وَالأَمْرُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ مُؤَخَّرًا، فَالْمُقَدَّمُ مَنْسُوخٌ، وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ.

٦٢٨- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ، فَأُمِرْنَا بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ.

١٧٥- بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُودِ.

٦٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَرَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا

سَهْلُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَفَعَ.

- المستدرك على الصحيحين:

٨٢٢- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَبَّرَ فَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصِلٍ مِنْهُ، وَانْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى سَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ.

هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا أَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

وَأَمَّا حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَقَعُ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِشَرِيكٍ وَعَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ.

تعليق الذهبي في «التلخيص»: على شرطهما، ولا أعرف له علة. (بَابُ التَّأْمِينِ)

- بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع:

وإذا فَرَغَ منَ الْقِرَاءَةِ يَنْحَطُّ لِلرُّكُوعِ وَيُكَبِّرُ مع الِانْحِطَاطِ .... وَمِنْ سُنَنِ الِانْتِقَالِ أَنْ يُكَبِّرَ مع الِانْحِطَاطِ. (فَصْلٌ وَأَمَّا سُنَنُهَا فَكَثِيرَةٌ)

- رد المحتار على الدر المختار:

(قَوْلُهُ: مَعَ الِانْحِطَاطِ) أَفَادَ أَنَّ السُّنَّةَ كَوْنُ ابْتِدَاءِ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْخُرُورِ وَانْتِهَائِهِ عِنْدَ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ، وَقِيلَ: إِنَّهُ يُكَبِّرُ قَائِمًا، وَالْأَوَّلُ هُوَ الصَّحِيحُ، كَمَا فِي «الْمُضْمَرَاتِ»، وَتَمَامُهُ فِي «الْقُهُسْتَانِيِّ».
(بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ)

- حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح:

والسنة أن يكون ابتداء الذكر عند ابتداء الإنتقال، وانتهاؤه عند انتهائه، وإن خالف ترك السنة. قال في «الأشباه»: كل ذكر فات محله لا يؤتى به في غيره. (فصل في المكروهات)

- الدر المختار:

(ثُمَّ يُكَبِّرُ) مَعَ الْخُرُورِ (وَيَسْجُدُ وَاضِعًا رُكْبَتَيْهِ) أَوَّلًا؛ لِقُرْبِهِمَا مِنَ الْأَرْضِ (ثُمَّ يَدَيْهِ) إِلَّا لِعُذْرٍ

(ثُمَّ وَجْهَهُ) مُقَدِّمًا أَنْفَهُ؛ لِمَا مَرَّ.

- رد المحتار على الدر المختار:

(قَوْلُهُ: ثُمَّ يُكَبِّرُ) أَتَى بِـ«ثُمَّ»؛ لِلْإِشْعَارِ بِالِاطْمِئْنَانِ فَإِنَّهُ سُنَّةٌ أَوْ وَاجِبٌ عَلَى مَا اخْتَارَهُ الْكَمَالُ. (قَوْلُهُ: مَعَ الْخُرُورِ) بِأَنْ يَكُونَ ابْتِدَاءُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْخُرُورِ، وَانْتِهَاؤُهُ عِنْدَ انْتِهَائِهِ، «شَرْحُ الْمُنْيَةِ»، وَيَخِرُّ لِلسُّجُودِ قَائِمًا مُسْتَوِيًا لَا مُنْحَنِيًا؛ لِئَلَّا يَزِيدَ رُكُوعًا آخَرَ يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا فِي «التَّتَارْخَانِيَّة»: لَوْ صَلَّى فَلَمَّا تَكَلَّمَ تَذَكَّرَ أَنَّهُ تَرَكَ رُكُوعًا، فَإِنْ كَانَ صَلَّى صَلَاةَ الْعُلَمَاءِ الْأَتْقِيَاءِ أَعَادَ، وَإِنْ صَلَّى صَلَاةَ الْعَوَامّ فَلَا؛ لِأَنَّ الْعَالِمَ التَّقِيَّ يَنْحَطُّ لِلسُّجُودِ قَائِمًا مُسْتَوِيًا، وَالْعَامِّيَّ يَنْحَطُّ مُنْحَنِيًا، وَذَلِكَ رُكُوعٌ؛ لِأَنَّ قَلِيلَ الِانْحِنَاءِ مَحْسُوبٌ مِنَ الرُّكُوعِ اه تَأَمَّلْ. (قَوْلُهُ: وَاضِعًا رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَدَيْهِ) قَدَّمْنَا الْخِلَافَ فِي أَنَّهُ سُنَّةٌ أَوْ فَرْضٌ أَوْ وَاجِبٌ وَأَنَّ الْأَخِيرَ أَعْدَلُ الْأَقْوَالِ، وَهُوَ اخْتِيَارُ الْكَمَالِ، وَيَضَعُ الْيُمْنَى مِنْهُمَا أَوَّلًا ثُمَّ الْيُسْرَى، كَمَا فِي «الْقُهُسْتَانِيِّ»، لَكِنَّ الَّذِي فِي «الْخَزَائِنِ»: وَاضِعًا رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَدَيْهِ إلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْهِ؛ لِأَجْلِ خُفٍّ أَوْ غَيْرِهِ فَيَبْدَأُ بِالْيَدَيْنِ وَيُقَدِّمُ الْيُمْنَى. اه. وَمِثْلُهُ فِي «الْبَدَائِعِ» و«التتارخانية» وَ«الْمِعْرَاجِ» وَ«الْبَحْرِ» وَغَيْرِهَا، وَمُقْتَضَاهُ أَنَّ تَقْدِيمَ الْيُمْنَى إنَّمَا هُوَ عِنْدَ الْعُذْرِ الدَّاعِي إلَى وَضْعِ الْيَدَيْنِ أَوَّلًا، وَإِنَّهُ لَا تَيَامُنَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ، وَهُوَ الَّذِي يَظْهَرُ لِعُسْرِ ذَلِكَ. (قَوْلُهُ: مُقَدِّمًا أَنْفَهُ) أَيْ عَلَى جَبْهَتِهِ، وَقَوْلُهُ: «لِمَا مَرَّ» أَيْ لِقُرْبِهِ مِنَ الْأَرْضِ، وَمَا ذَكَرَهُ مَأْخُوذٌ مِنَ «الْبَحْرِ»، لَكِنْ فِي «الْبَدَائِعِ»: وَمِنْهَا أَيِ السُّنَنُ أَنْ يَضَعَ جَبْهَتَهُ ثُمَّ أَنْفَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنْفُهُ ثُمَّ جَبْهَتُهُ. اه. وَمِثْلُهُ فِي «التَّتَارْخَانِيَّة» وَ«الْمِعْرَاجِ» عَنْ «شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ»، وَمُقْتَضَاهُ اعْتِمَادُ تَقْدِيمِ الْجَبْهَةِ وَأَنَّ الْعَكْسَ قَوْلُ الْبَعْضِ، تَأَمَّلْ. (بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

15 جُمادیٰ الثانیہ 1443ھ/ 19 جنوری 2022

03362579499